دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرنس نمبر: Pin 5797 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تاریخ: 16-09-2018

میاں بیوی کے حقوق

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ

(1) بیوی کے شوہر پر کیا کیا حقوق ہیں اور کیا شوہر کا بیوی کو ہر بات بتانا ضروری ہے؟ مثلا کہاں گئے تھے؟ کیوں گئے تھے؟ وغیرہ وغیرہ۔

(2) کیا شادی کے بعد دیگر رشتہ داروں کے حقوق ختم یا کم ہو جاتے ہیں کہ اب بیوی آگئی ہے، سب حقوق اِسی کے ہوں گے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

(1) انسان کے قریبی ترین تعلقات میں سے میاں بیوی کا تعلق ہے، حتی کہ ازدواجی تعلق انسانی تمدّن کی بنیاد ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے اِس رشتہ کو اپنی قدرت کی نشانیوں میں شمار فرمایا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡہَا وَ جَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّۃً وَّ رَحۡمَۃً ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور اُس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی۔ بے شک اِس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لیے۔ (سورۃ الروم، پارہ21، آیت21)

اِس رشتے کی اہمیت کے پیشِ نظر قرآن و حدیث میں شوہر کے بیوی پر اور بیوی کے شوہر پر کئی حقوق بیان فرمائے گئے ہیں، جن کو پورا کرنا میاں بیوی میں سے ہر ایک کی شرعی ذمہ داری بنتی ہے۔ بیوی کے شوہر پر درج ذیل حقوق بیان کیے گئے ہیں:

(۱) نان و نفقہ: بیوی کے کھانے، پینے وغیرہ ضروریاتِ زندگی کا انتظام کرنا شوہر پر واجب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَ عَلَی الۡمَوۡلُوۡدِ لَہٗ رِزۡقُہُنَّ وَ کِسۡوَتُہُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور جس کا بچہ ہے، اُس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا (لباس) ہے حسبِ دستور۔ (سورۃ البقرۃ، پارہ2، آیت233)

(۲) سُکنیٰ: بیوی کی رہائش کے لیے مکان کا انتظام کرنا بھی شوہر پر واجب ہے اور ذہن میں رکھیں کہ یہاں مکان سے مراد علیحدہ گھر دینا نہیں، بلکہ ایسا کمرہ، جس میں عورت خود مختار ہو کر زندگی گزار سکے، کسی کی مداخلت نہ ہو، ایسا کمرہ مہیّا کرنے سے بھی یہ واجب ادا ہو جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّ﴾ ترجمہ کنزالایمان: عورتوں کو وہاں رکھو، جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور اُنہیں ضرر نہ دو کہ اُن پر تنگی کرو۔

(سورۃالطلاق، پارہ28، آیت6)

(۳) مہر ادا کرنا: بیوی کا مہر ادا کرنا بھی بیوی کا حق اور شوہر پر واجب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور عورتوں کو اُن کے مہر خوشی سے دو۔ (سورۃالنساء، پارہ4، آیت4)

(۴) نیکی کی تلقین اور برائی سے ممانعت: شوہر پر بیوی کا یہ بھی حق ہے کہ اُسے نیکی کی تلقین کرتا رہے اور برائی سے منع کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم ارشاد فرمایا ہے کہ خود اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔ (سورۃالتحریم، پارہ28، آیت6)

(۵) حسنِ معاشرت: ہر معاملے میں بیوی سے اچھا سُلوک رکھنا بھی ضروری ہے کہ اِس سے محبت میں اضافہ ہو گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اُن (بیویوں) سے اچھا برتاؤ کرو۔

(سورۃالنساء، پارہ4، آیت19)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ شوہر پر بیوی کے حقوق بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”مرد پر عورت کا حق نان ونفقہ دینا، رہنے کو مکان دینا، مہر وقت پر ادا کرنا، اُس کے ساتھ بھلائی کا برتاؤ رکھنا، اُسے خلافِ شرع باتوں سے بچانا۔“

(فتاوی رضویہ، ج24، ص379، 380، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

البتہ عورت پر بھی ضروری ہے کہ شوہر کے حقوق ادا کرے اور اللہ و رسول (عزوجل وصلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے حقوق کے بعد بیوی پر سب سے بڑھ کر حق کہ اپنے ماں باپ سے بھی بڑھ کر شوہر کا حق ہے۔

حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: ”ای الناس اعظم حقا علی المرأۃ؟“ ترجمہ: عورت پر جن لوگوں کے حقوق ہیں، اُن میں سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”زوجھا“ ترجمہ: اُس کے شوہر کا۔ (المستدرک علی الصحیحین، ج4، ص167، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ شوہر کے حقوق کے بارے میں فرماتے ہیں: ”اور عورت پر مرد کا حق خاص امورِ متعلقہ زوجیت (ازدواجی زندگی سے متعلق، جو بھی حقوق ہیں، اُن) میں اللہ و رسول (عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد

تمام حقوق حتی کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے۔اِن امور میں اُس کے احکام کی اطاعت اور اُس کے ناموس کی نگہداشت عورت پر فرض اہم ہے۔“ (فتاوی رضویہ،ج24،ص380،رضافاؤنڈیشن،لاھور)

اور شوہر پر ضروری نہیں کہ ہر بات بیوی کو بتائے کہ کہاں گئے تھے؟ کیوں گئے تھے؟وغیرہ وغیرہ،کیونکہ مرد حاکم (افسر)ہے،نہ کہ محکوم (ملازم) کہ بیوی کے سامنے اپنے ہر کام کا جواب دہ ہو،لہٰذا اگر کسی حکمت کے پیشِ نظر یاویسے بھی اگر شوہر اِن باتوں کا جواب نہ دے،تو شرعا مجرم نہیں۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ﴾ ترجمہ کنزالایمان:مرد افسر ہیں عورتوں پر۔ (سورۃالنساء،پارہ5،آیت34)

لیکن یہ یاد رہے کہ باہم صلح صفائی اور تعاون سے رہنے میں عافیت ہوتی ہے،ورنہ بہت سی چیزوں میں بیوی بھی جواب دہ نہیں ہوتی۔جب ان چیزوں کی باری آئے گی،تو پھر شوہر کی حالت دیکھنے والی ہوتی ہے،لہٰذا بیوی کو شک وشبہ میں ڈالنے سے بہتر ہے کہ مناسب انداز میں جواب دے اور بیوی کو چاہیے کہ بلاوجہ تھانیدار بننے کی کوشش نہ کرے۔

(2)جی نہیں!بلکہ جن لوگوں مثلاًماں باپ،بہن بھائی وغیرہ کے جو جو حقوق شرعاًاِس پر لازم ہیں،شادی کے بعد بھی اُن حقوق کی ادائیگی ضروری ہوگی،کیونکہ اسلام میں ہر صاحبِ حق کے حق کو ادا کرنے کا حکم ہے۔

حضرتِ سیّدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرتِ سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے فرمایا:”ان لربک علیک حقا ولنفسک علیک حقا ولاھلک علیک حقا فاعط کل ذی حق حقہ“ترجمہ:بے شک تمہارے رب(تعالیٰ)کا تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا تم پر حق ہے اور تمہارے اہل وعیال کا بھی تم پر حق ہے،تو ہر صاحبِ حق کا حق ادا کرو۔

جب اِس بات کی خبر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی،تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:”صدق سلمان“ ترجمہ: سلمان(رضی اللہ عنہ)نے سچ کہا۔ (صحیح البخاری،ج1،ص264،مطبوعہ کراچی)

لیکن یہ بات واضح ہے کہ شادی کے بعد شوہر کو جتنا وقت بیوی کو دینا پڑتا ہے،وہ بقیہ افراد کے حصے سے کم ہو جاتا ہے،ایسی چیزوں پر ہرگز اعتراض اور طعن نہیں کرنا چاہیے۔اصل میں معاملہ شوہر کی سمجھ داری پر ہے کہ سب کو ساتھ لے کر کیسے چلتا ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

ابو الصالح مفتی محمد قاسم قادری

05محرم الحرام1440ھ16ستمبر2018ء

خوفِ خدا وعشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہل سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک،دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج darulifta ahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔